دورانِ عبادت ریاکاری کے خیالات آئیں، تو کیا کرنا چاہیے؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12163

تاریخ اجراء: 14شوال المکرم 1443ھ/16مئی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص خلوت میں کسی نیکی کا عادی ہو (مثلاً نعت سن کر روتا ہو یا دعا میں روتا ہو) تو اب اگر وہ کسی ایسی جگہ ہو کہ جہاں لوگ اسے دیکھ رہے ہوں، اور وہ اپنے معمول کے مطابق اس نیک کو عمل کو بجالائے جس پر اس کے دل میں یہ خیالات آئیں کہ فلاں مجھے دیکھ رہا ہے، وہ مجھے نیک سمجھے گا۔ تو کیا ان خیالات کا آنا بھی ریاکاری میں شمار ہو گا؟

نیز ریاکاری کے خیالات آنے کی صورت میں شریعت کی کیا تعلیمات ہیں؟ کیا ان خیالات کی وجہ سے نیکی کو ترک کر دینا چاہیے یا پھر اس نیکی کو بجالانا چاہیے؟؟ رہنمائی فرمادیں۔ سائلہ: بنت علی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بندہ جب عبادت اللہ کے لئے کر رہا ہے اور خود نمائی کا صرف خیال اور وسوسہ آتا ہے اس پر تو پکڑ نہیں لیکن اگر یہ وسوسہ پختہ ہو جائے اور بندہ اس کی پیروی کرے جیسا کہ پوچھی گئی صورت میں بندہ اپنی عبادت میں یہ تصور قائم کر لے کہ فلاں فلاں بھی دیکھ رہا ہے، تو یہ خیالات دل میں آئیں کہ مزید گریا کرنا اچھا ہے یا فلاں نے بھی مجھے دیکھا ہے وہ مجھے نیک سمجھے گا فائدہ ہو گا۔ اس طرح کے خیالات جب پختہ ہو جائیں اور بندہ دورانِ عبادت ان خیالات پر عمل کرے تو پھر یہ خیالات ضرور اس عبادت میں خلل پیدا کریں گے۔ لہذا ان خیالات کی پیروی کرتے ہوئے دورانِ عبادت بندہ جو بھی اضافہ کرے گا وہ اضافہ ریاکاری میں شمار ہو گا، فقہائے کرام نے اس صورت کو ریاکاری کی دوسری قسم میں شمار فرمایا ہے۔

واضح ہوا کہ صورتِ مسئولہ میں مطلقاً ان خیالات کے آنے پر تو ریاکاری کا حکم نہیں لگے گا بشرطیکہ بندہ ان خیالات کی پیروی نہ کرے، کیونکہ ریاکاری سے مراد "اللہ عزوجل کی رضا کے علاوہ کسی اور نیت سے عبادت کرنا" ہے، اور فقط خیالات آنے کی صورت میں ایسا کچھ بھی نہیں۔

ہاں! فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق ایسے موقع پر وہ شخص محض ان خیالات کی وجہ سے اس نیکی کو ترک نہ کرے بلکہ ان خیالات کو جھٹلاتے ہوئے اس نیک عمل کو بجالائے اور ریاکاری کے خیالات آنے پر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں استغفار کرے۔ مزید اللہ عزوجل کی رضا اور اخلاص کے حصول کے لیے دعا بھی مانگتا رہے کہ دعا کو حدیث میں مؤمن کا ہتھیار قرار دیا گیا ہے، ان شاء اللہ اس صورت میں غیبی مدد ہو گی۔

ریاکاری کی تعریف بیان کرتے ہوئے علامہ ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ **"الزواجر"** میں فرماتے ہیں: "الریاء ارادۃ العامل بعبادته غیر وجه الله تعالیٰ کان یقصد اطلاع الناس علیٰ عبادته و کماله حتیٰ یحصل له منهم نحو مال او جاه او ثناء۔" یعنی ریاکاری سے مراد یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اپنی عبادت سے مقصود غیر اللہ کی رضا حاصل کرنا ہو، اس طرح کہ عبادت سے اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگ اس کی عبادت اور کمال پر مطلع ہوں تاکہ اسے لوگوں کی جانب سے تعریف یا جاہ یا مال حاصل ہو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج 01، ص 69، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ملخصاً)

دورانِ عبادت ریاکاری کے خیالات کی پیروی کرتے ہوئے عبادت میں جو اضافہ کیا جائے، اس کے متعلق احیاء العلوم میں منقول ہے: "(الرابعة) ان یکون اطلاع الناس مرجحاً و مقویاً لنشاطه و لو لم یکن لکان لا یترک العبادۃ، و لو کان قصد الریاء وحده لما اقدم علیه، فالذی نظنه۔ والعلم عند الله۔ انه لا یحبط اصل الثواب، ولکنه ینقص منه او یعاقب علی مقدار قصد الریاء ویثاب علی مقدار قصد الثواب" یعنی ریاکاری کے ارادے سے عبادت کرنے کا چوتھا درجہ یہ ہے لوگوں کا اس کے عمل سے باخبر ہونا اسے عمل کرنے پر مزید چست کر دے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر بھی وہ عمل کو ترک نہ کرے اور اگر اس کا مقصد محض ریاکاری ہو تو یہ عمل ہی نہ کرے۔ اللہ عزوجل اس کے متعلق بہتر جانتا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ اس کا ثواب ضائع نہ ہو گا مگر تھوڑا کم ہو جائے گا یا پھر جتنی ریاکاری تھی اتنا مؤاخذہ ہو گا اور جتنا ارادہ ثواب کا تھا اتنا ثواب ہو گا۔ (احیاء العلوم، ج 03، ص 281، مکتبۃ الصفا، القاهرة)

رد المحتار میں ہے: "أما لو عرض له ذلک في أثنائها۔۔۔۔ إن زاد في تحسینها بعد ذلک رجع إلی القسم

الثاني، فيسقط ثواب التحسين بدليل ما روي عن الإمام فيمن أطال الركوع لإدراك الجائي لا للقربة حيث قال: أخاف عليه أمرا عظيما أي الشرك الخفي كما قاله بعض المحققين۔"یعنی اگر کسی شخص کو دورانِ عبادت ریاکاری کے خیالات آئیں۔۔۔۔تو اب اگر ان خیالات سے اس عبادت کی حسن و خوبی میں اضافہ ہوا تو یہ ریاکاری کی دوسری قسم کی طرف رجوع ہو گا، پس اس حسن و خوبی کا ثواب ساقط ہو گا اس پر دلیل وہ ہے جو امام اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس نے رکوع کو کسی آنے والے شخص کے لیے طول دیا نہ کہ قربت کے لیے ایسا کیا تو اس پر امام نے فرمایا کہ میں اس پر عظیم امر یعنی شرک خفی کا خوف کرتا ہوں، جیسا کہ بعض محققین نے ایسا فرمایا ہے۔" (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الحظر و الاباحۃ، ج 09، ص 702-701، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے:"ریا کی دو صورتیں ہیں۔۔۔۔دوسری صورت یہ ہے کہ اصل عبادت میں ریا نہیں، کوئی ہوتا یا نہ ہوتا بہر حال نماز پڑھتا مگر وصف میں ریا ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا مگر اس خوبی کے ساتھ نہ پڑھتا۔ یہ دوسری قسم پہلی سے کم درجہ کی ہے اس میں اصل نماز کا ثواب ہے اور خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثواب ہے وہ یہاں نہیں کہ یہ ریا سے ہے اخلاص سے نہیں۔ **کسی عبادت کو اخلاص کے ساتھ شروع کیا مگر اثناء عمل میں ریا کی مداخلت ہو گئی تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ ریا سے عبادت کی بلکہ یہ عبادت اخلاص سے ہوئی، ہاں اس کے بعد جو کچھ عبادت میں حسن و خوبی پیدا ہو گئی وہ ریا سے ہو گی** اور یہ ریا کی قسم دوم میں شمار ہو گی۔ " (بہارِ شریعت، ج 03، ص 637، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

محض ریاکاری کے خیالات کی وجہ سے بندہ عبادت کو ترک نہ کرے۔ جیسا کہ درِ مختار میں ہے:"ولا یترک لخوف دخول الریاء لأنه أمر موهوم"یعنی محض ریاکاری داخل ہونے کے خوف سے نیک عمل کو ترک نہ کرے، کیونکہ یہ ایک امر موہوم ہے۔

(ولا یترک) کے تحت فتاویٰ شامی میں ہے:"أي لو أراد أن يصلي أو يقرأ فخاف أن يدخل عليه الرياء فلا ينبغي أن يترك لأنه أمر موهوم أشباه عن الولوالجية. وقد سئل العارف المحقق شهاب الدين بن السهروردي عما نصه: يا سيدي إن تركت العمل أخلدت إلى البطالة وإن عملت داخلني العجب فأيهما أولى؟ فكتب جوابه: اعمل واستغفر الله من العجب اھ فتأمل"ترجمہ:"یعنی اگر کوئی شخص نماز پڑھنے یا تلاوت کرنے کا ارادہ کرے اور اسے اس بات کا خوف ہو کہ اس کے دل میں ریاء داخل ہو گی تو یہ

بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اس نیک عمل کو ترک کر دے، کیونکہ یہ ایک امر موہوم ہے، "اشباہ" میں "ولوالجیہ" کے حوالے سے مذکور ہے۔ عارف محقق شہاب الدین بن سہروردی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا جس کی عبارت یہ ہے کہ یاسیدی اگر میں عمل کو چھوڑدوں تو سستی طاری ہو جاتی ہے اور اگر عمل کرتا ہوں تو میرے دل میں عجب داخل ہوتا ہے، تو ان دونوں میں سے میرے لیے کیا چیز بہتر ہے؟ اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمہ نے لکھا کہ "تو عمل کر اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اور اس ریاکاری کے خیال سے استغفار کر الخ"۔ پس تم خوب غور کرو۔" (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص151-152، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا، لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائے گی یا **شروع کرنا چاہتا تھا کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو، اس کی وجہ سے ترک نہ کرے، نماز پڑھے اور استغفار کرلے۔**" (بہارِ شریعت، ج01، ص500، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نوٹ: ریاکاری سے متعلق مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **"احیاء العلوم، جلد3، صفحہ 820 تا 870"** سے **"ریاکاری کی مذمت کا بیان"** پڑھنا مفید رہے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم